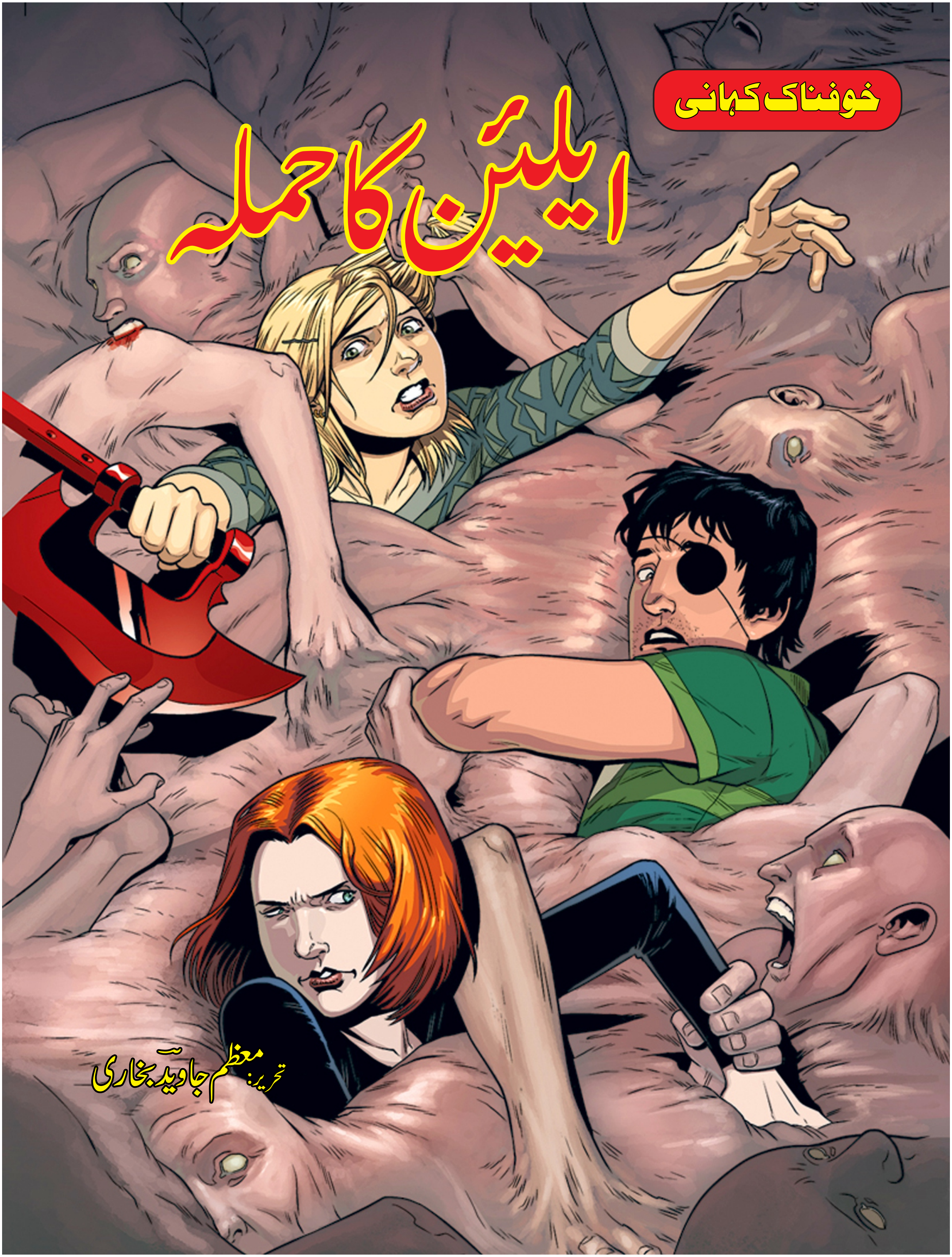

خوفناک کہانی

ایلیئن کا حملہ

تحریر: معظم جاوید بخاری

ایلین کا حملہ

تحریر: معظم جاوید بخاری

نیو یارک شہر کی مصروفیت تو ایسی تھی کہ کسی کو اتنا ہوش بھی نہیں رہتا تھا کہ اس کی بغل میں سے کون گزر گیا؟ لوگوں کا ہجوم ہر وقت فٹ پاتھوں کو مصروف رکھتا تھا۔ ہر رنگ کے، ہر نسل کے اور ہر طبقے کے لوگ ان فٹ پاتھوں پر چلتے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ انہی میں کچھ لوگ ایسے بھی خیال کئے جاتے تھے کہ وہ انسان ہرگز نہیں تھے۔ انہیں خلائی مخلوق سے تشبیہ دی جاتی تھی۔ عرف عام میں انہیں ایلین کہا جاتا تھا۔ یہ ایلین بڑی ترقی یافتہ اور عیار قسم کی مخلوق تھی جس نے زمین پر آ کر انسانوں کا بہروپ اختیار کر لیا اور انہی میں گھل مل گئے۔ ایلین کی خلائی طشتریاں اکثر نیو یارک کے مختلف حصوں میں دیکھی جا چکی تھیں۔ یہ الگ بات تھی کہ ان طشتریوں کو دیکھنے والے لوگوں کی تعداد نہایت قلیل تھی اور ان میں بیشتر ایسے لوگ تھے جو رات کو شراب کے نشے میں فٹ پاتھ پر سو رہے ہوتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ لوگوں کی اکثریت ان گواہیوں کو جھوٹا قرار دے کر خلائی طشتریوں اور ایلین کے وجود سے ہی منکر تھی۔ اگر کسی مقام پر کسی کا پالا ایلین سے پڑتا یا وہ ایلین کو بہروپ بدلتے دیکھ لیتا تو اسے وہم کا مریض قرار دے کر اکثر پاگل خانے کی ہوا کھلائی جاتی تھی۔ اس لئے اب ایسے لوگ جو ایلین کو دیکھ لیتے تھے عموماً خاموش رہا کرتے تھے۔ ایلین انسانوں کی نادانی سے بھرپور فائدہ اُٹھا کر اپنے مقاصد کی تکمیل میں مصروف

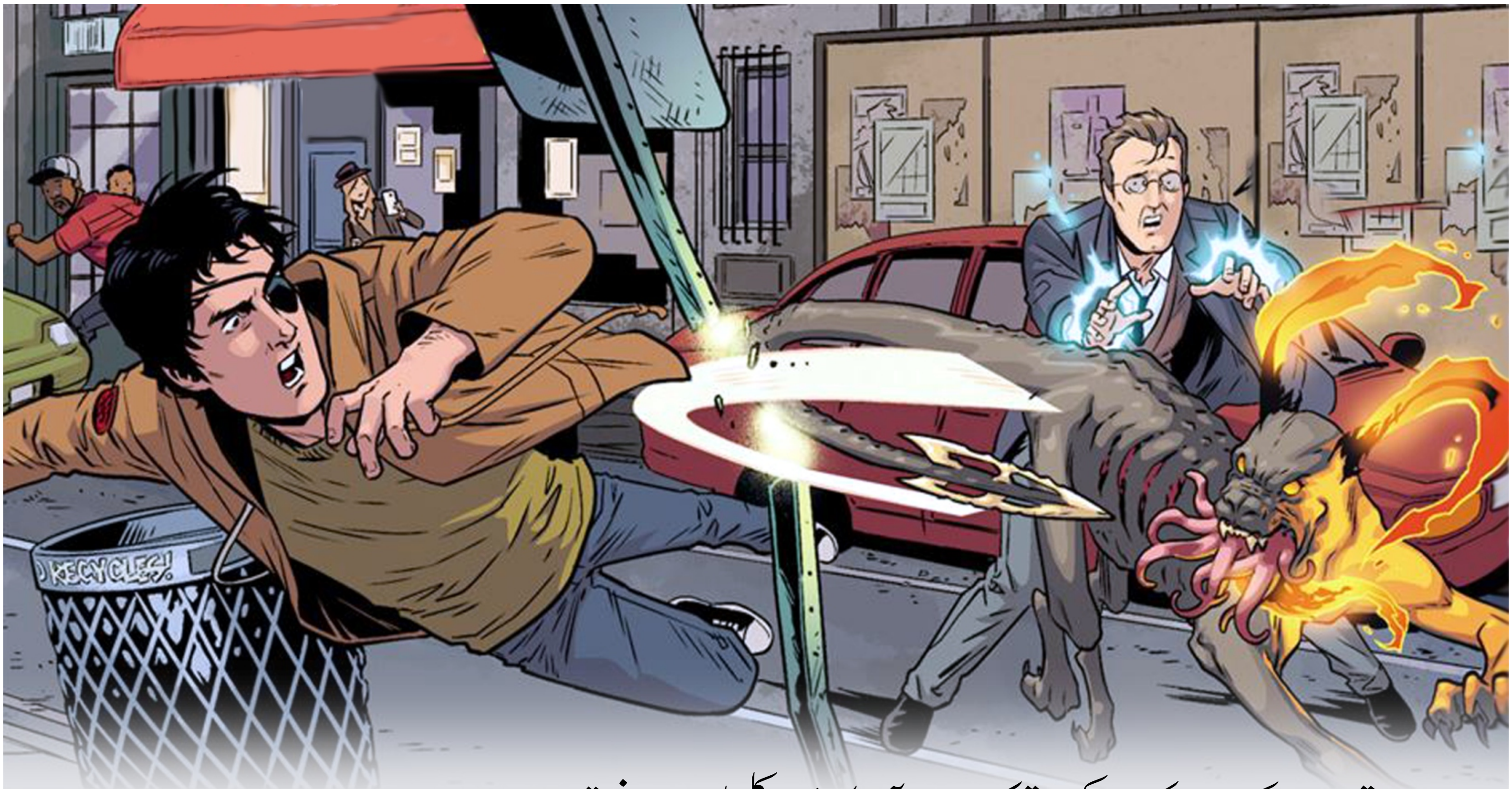

تھے۔ ان کے مقاصد کیا ہو سکتے تھے کہ ان سے آج کا انسان کلی طور پر بے خبر تھا؟

نیو یارک کے مشرقی حصے میں ایک ایسی بلڈنگ موجود تھی جس کی پہلی منزل پر ایک گندا اور ٹوٹے پھوٹے فرنیچر سے مزین دفتر واقع تھا۔ یہ دفتر ایلین کی تلاش اور ان کے خاتمے سے متعلق تھا۔ اس دفتر کے چیئرمین بوفی کا خیال تھا کہ حکومتی ذرائع اپنی سیاست میں مگن ہو کر مستقبل کے اس سنگین خطرے سے مکمل طور پر غافل ہیں جو ایلین سے وابستہ تھا۔ اس کے مطابق ایلین نہایت محتاط انداز میں زمین پر اپنی تعداد میں اضافہ کر رہے ہیں اور پھر وہ وقت آجائے گا جب ایلین کھل کر سامنے آجائیں گے اور کرۂ ارض پر قبضہ جمالیں گے۔ انسان جو آج اس کرۂ ارض کا اکلوتا وارث ہے، آنے والے وقت میں ایلین کا بے بس غلام بن کر رہ جائے گا۔ اس کے ہم خیال لوگ بھی اس دفتر میں موجود تھے جو ایلین کو نسل انسانی کی بقا کیلئے شدید خطرہ گردانتے تھے۔ ان لوگوں نے مختلف ذرائع سے تشہیر کی تھی کہ اگر کسی شخص کو ایلین یا بہروپیا انسان دکھائی دے تو وہ فوراً اس دفتر کو اطلاع دیں۔ ان کے اشتہار اخبارات اور ٹی وی میں وقتاً فوقتاً دکھائی دیتے تھے۔ یہ الگ بات تھی کہ لوگ ان اشتہارات کو دیکھ کر تمسخر اُڑاتے اور اسے سستی شہرت حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیتے تھے۔ بوفی اور اس کی ٹیم لوگوں کے تنقید سے بے پرواہ ہو کر اپنے کام میں محو رہنا پسند کرتے تھے۔ وہ زمین پر ایلین کے وجود کے خاتمے کی کوشش میں مصروف رہتے تھے۔ وہ اب تک کئی ایلین کو ہلاک کر چکے تھے۔ ان کی تجوریوں میں ایسی کئی فائلیں پڑیں تھیں جن میں نیو یارک کے مختلف بہروپیے ایلین کی تفصیلات درج تھیں۔ ان میں کچھ ایلین کو انہوں نے سخت مقابلے کے بعد ہلاک کر دیا تھا۔ بوفی ایلین کی پہچان کی کئی علامتیں بیان کرتا رہتا تھا تاکہ لوگوں کو ایلین کو پہچاننے میں آسانی ہو۔ وہ اکثر ٹی وی پروگرام میں بطور مہمان جاتا اور ایلین کے بارے میں حاصل شدہ معلومات کو ناظرین تک پہنچاتا تھا۔

اگست کے پہلے عشرے کی بات ہے کہ بوفی کے ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔ بوفی نے لاپروائی سے فون اُٹھایا اور ہیلو کہا۔ دوسری طرف سے کسی شخص کی خوفزدہ سی آواز سنائی دی۔ ”ہیلو ہیلو! میں نے ابھی سی ویو کے علاقے میں ایک ایلین دیکھا ہے۔ آپ جلدی سے یہاں آجائیں۔“ بوفی اس کی بات پر چونک پڑا۔ ”تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ ایلین ہے؟“ بوفی نے سوال کیا۔ ”وہ ایک عجیب سا کتے جیسا جانور ہے کم از کم گائے جتنا۔ اس کی ہیئت بھی کافی خوفناک ہے۔“ فون میں سے جوش بھری آواز سنائی دی۔ بوفی نے فون کے ریسیور کو کان سے کچھ دور کیا اور پھر پوچھا۔ ”اس وقت تم نے کون سا مشروب پی رکھا ہے۔“ دوسری طرف والا شخص اس جملے پر ناراض ہوگیا اور اس نے فون بند کردیا۔ اس طرح کے فون اکثر آتے تھے جن میں شرابی قسم کے لوگ افواہ اُڑاتے رہتے تھے کہ انہوں نے ایلین کو دیکھا۔ تھوڑی دیر گزری کہ فون کی گھنٹی پھر بجی۔ بوفی نے فون اُٹھایا تو کسی مہذب شخص کی آواز سنائی دی جو اسے سی ویو میں ایلین کی موجودگی کی خبر دے رہا تھا۔ بوفی نے اس سے کئی سوال جواب کیئے۔ وہ شخص نہایت تحمل سے گفتگو کرتا رہا۔ بوفی کو یقین ہوگیا کہ سی ویو میں دکھائی دینے والا ایلین کوئی افواہ نہیں ہے۔ بوفی نے فوراً اپنے اسسٹنٹ جوزف کو بلوایا۔ جوزف نے ایک آنکھ کو سیاہ پٹی سے ڈھانپ رکھا تھا۔ اس کی یہ آنکھ ایلین سے مقابلہ کرتے ہوئے ضائع ہوچکی تھی۔ اب وہ ایک ہی آنکھ سے دیکھ سکتا تھا۔ وہ بڑا بہادر اور پھرتیلا نوجوان تھا۔ اس نے کئی ایلین کو اپنے زور بازو سے ہلاک کیا تھا۔ بوفی نے اسے سی ویو میں ایلین کی اطلاع کے بارے میں بتایا۔ جوزف فوراً تیار ہوگیا۔ بوفی نے خاص دستانے پہن لئے جس میں برقی رو کی باریک تاریں نصب کی گئی تھیں۔ یہ ایلین کو

برقی جھٹکا لگانے کے کام آتے تھے۔ بوفی جوزف کو ساتھ لے کر سی ویو کی طرف چل پڑا۔ گاڑی کی مختصر مسافت کے بعد وہ دونوں سی ویو پہنچ چکے تھے۔ وہاں چہل پہل میں کسی بے چینی کا عنصر نہ دکھائی دیا۔ وہ دونوں ایڈ زپان نامی جیولر کی دکان تلاش کرنے لگے۔ اسی دکان سے بوفی کو فون کیا گیا تھا۔ انہیں کچھ زیادہ مشقت نہیں اُٹھانا پڑی، جلد ہی جیولر کی دکان مل گئی۔ وہ جونہی دکان کے قریب پہنچے تو ہوا میں زرد رنگ کا ہالہ نمودار ہوا اور اس کی جسامت بڑھنے لگی۔ بوفی یہ دیکھ کر خبردار ہو گیا۔ یہ خلائی راستہ تھا جسے ”ہول وے“ کہا جاتا تھا۔ جوزف بھی تن کر کھڑا تھا۔ خبر یقیناً سچی تھی۔ یہ ایلین ہی تھا جو اس ہالے سے باہر نکل رہا تھا۔ وہ کتے سے مشابہ تھا مگر کتا نہیں تھا۔ اس کا قد گائے کے برابر تھا۔ اس دہانہ کھلا ہوا تھا جس میں کئی شاخہ زبان لہرا رہی تھی۔ اس کی پسلیوں میں خلا تھا جس میں سے آر پار دیکھا جا سکتا تھا۔ کتے کے کان لمبے اور دم جیسے تھے۔ اس کے منہ سے ڈریگن کی طرح آگ نکل رہی تھی۔ وہ ایلین چھلانگ لگا کر ہالے سے باہر نکلا اور سیدھا ان دونوں پر حملہ آور ہوا۔ دونوں نے جھکائی دے کر خود کو بچایا اور ایلین کتا جست لگاتا ہوا کافی آگے نکل گیا۔ اس کی دُم ہنٹر کی طرح سخت دکھائی دے رہی اور دم کے آخری سرے پر عجیب سا نیزے نما آنکڑہ بنا ہوا تھا۔ ایلین کو واپس مڑنے میں کچھ وقت لگا۔ اسی دوران بوفی نے اپنے برقی دستانوں کو تیار کر لیا۔ بوفی اب دونوں بازو پھیلائے اس کی واپسی کا انتظار کر رہا تھا۔ جیولر کے گرد موجود لوگ خوف اور حیرت اس تماشے کو دیکھ رہے تھے۔ ان میں کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ یہ کسی فلم کی شوٹنگ کا حصہ ہے۔ ایلین کتے نے مڑ کر دوبارہ جست لگائی اور بوفی پر حملہ کر دیا۔ بوفی پوری طرح سے تیار تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ سے ایلین کا گلا

دبوچنا چاہا۔ ایلین کو بوفی کے ارادے کی خبر ہوگئی تھی۔ اس نے ہوا میں ہی اپنا رُخ بدلا اور بوفی کے بجائے جوزف پر جھپٹ پڑا۔ جوزف کو شاید اس بات کا اندازہ نہیں تھا۔ اس نے اپنے بچاؤ کیلئے پہلو کے بل چھلانگ لگائی اور اس کی زد سے بچ نکلا۔ ایلین جوزف کی ہوشیاری دیکھ کر بپھر سا گیا اور اس نے اپنی کوڑے جیسی دم کو گھما کر جوزف کو ضرب لگانے کی کوشش کی۔ جوزف جلدی نیچے بیٹھ گیا اور دم ہوا میں لہراتی ہوئی قریبی سائن بورڈ کے کھمبے سے ٹکرائی۔ کھمبا دم کی ضرب سے دو ٹکڑے ہوکر زمین پر جا گرا۔ اسی لمحے بوفی نے اس کی کمر پر برقی دستانوں سے جھٹکا لگایا۔ ایلین بلبلا کر چیخا اور بوفی کو نظر انداز کرتے ہوئے دوبارہ جوزف پر حملہ ہوگیا۔ جوزف نے سرعت سے ٹوٹے ہوئے کھمبے کا سرا اُٹھایا اور دونوں ہاتھوں سے تھام کر ایلین کو روکنے کی کوشش کی۔ یہ بڑا مشکل مرحلہ تھا۔ جوزف دراصل زمین پر گر چکا تھا اس لئے اسے وار کرنے میں دشواری ہو رہی تھی۔ ایلین جوزف کو اپنے دانتوں سے بھنبھوڑنا چاہتا تھا۔ جوزف نے کھمبے کی نالی سے اسے روک کر پیچھے دھکیلا۔ ایلین کھمبے کی نالی پر اپنے خونخوار دانت جما کر زور لگا رہا تھا۔ بوفی کی نظر اچانک سامنے شوکیس پر پڑی جہاں ایک خوبصورت گٹار فروخت کیلئے رکھا ہوا تھا۔ بوفی جلدی سے شوکیس کی طرف بڑھا اور زوردار مکے سے شوکیس توڑ ڈالا۔ ٹوٹے ہوئے شیشے

ایک طرف ہٹا کر اس نے گٹار پکڑا اور ایلین کی طرف دوڑ لگا دی۔ وہ اپنے برقی دستانوں کے کرنٹ کو ہائی وولٹیج میں بدل چکا تھا۔ گٹار کی باریک تاروں میں کرنٹ کی رو تیزی بہہ رہی تھی۔ بوفی نے پوری قوت کے ساتھ گٹار ایلین کے سر پر کھینچ مارا۔ زوردار ضرب اور ہائی وولٹیج کرنٹ سے ایلین کا شدید جھٹکا لگا اور مڑ کر کھا جانے والی نگاہوں سے بوفی کو دیکھنے لگا۔ یہی موقع جوزف کیلئے عمدہ ثابت ہوا۔ اس نے سائن بورڈ کے کھمبے کا ٹوٹا ہوا پائپ سیدھا ایلین کی پسلیوں میں اتار دیا اور اسے زور سے جھٹکے دینے لگا۔ بوفی نے کمر کی طرف سے نکلے ہوئے پائپ پر ہائی وولٹیج کا کرنٹ چھوڑا تو برقی رو اس کے جسم کے اندر گھستی چلتی گئی۔ گوشت کے جلنے کی بو اُڑی اور پھر ایلین دو تین جھٹکے کھا کر زمین پر گر گیا۔ بوفی کرنٹ کی مقدار مسلسل اس کے جسم میں اتار رہا تھا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے ایلین نڈھال ہو کر زمین پر گر پڑا۔ اس نے چند سانسیں لی اور دم توڑ گیا۔ ایلین کی ہلاکت کے بعد بوفی نے جلدی سے دستانوں کا کرنٹ آف کیا اور دستانے اتار کر جیب میں ڈالے۔ اب اس کے ہاتھوں میں ایک چھوٹا کیمرہ تھا جس کی مدد سے وہ ایلین کی تصویریں بنا رہا تھا۔ جوزف لوگوں کو ایلین سے دور رہنے کی تلقین کر رہا

تھا۔ اس کے کپڑے خون سے لت پت تھے جو ایلین کے جسم سے نکلا تھا۔ کچھ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ پولیس کی گاڑیاں سائرن بجاتی ہوئی وہاں پہنچ گئیں۔ سپاہی اس عجیب الخلقت کتے کو دیکھ کر حیران تھے۔ انہوں نے بوفی سے سوال جواب کئے۔ جب بوفی نے انہیں یہ بتایا کہ یہ دیوہیکل کتا دراصل ایلین تھا تو ان سپاہیوں کے منہ بن گئے۔ انہوں نے جلدی سے پلاسٹک کے تھیلے میں اس ایلین کو ڈھانپ دیا۔ کچھ اخباری نمائندے بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔ وہ یہ جاننا چاہ رہے کہ پلاسٹک کے تھیلے میں کیا چیز ہے؟ پولیس نے انہیں پیچھے ہٹایا اور مختصراً بتایا کہ ایک باؤلا کتا کہیں سے آنکلا تھا اور راہ گیروں پر حملہ آور ہو گیا تھا۔ مسٹر جوزف نے ہوشیاری کا مظاہرہ دکھاتے ہوئے اسے ہلاک کر دیا۔ وہ کتا کسی کو نقصان نہیں پہنچا پایا۔ اخبار نویسوں نے بوفی کی موجودگی کے بارے میں سوال کیا تو پولیس نے اسے محض اتفاق قرار دیا۔ وہ یہ نہیں چاہتے کہ ایلین کی خبر اخبارات میں جائے اور شہر میں خوف اور افواہ کی فضا گرم ہو۔ یہ الگ بات تھی کہ اگلی صبح کچھ اخبار نویسوں نے ایلین کی خودساختہ کہانی بنا کر اخبارات میں شائع کر دی تھی جس میں ایک پلاسٹک بیگ کی تصویر نمایاں تھی جسے پولیس گاڑی میں ڈال رہی تھی۔ بوفی کی تصویر اور وہاں موجودگی اس بات کا ثبوت قرار دی گئی تھی کہ پلاسٹک بیگ میں واقعی ایک ایلین تھا جسے لوگوں کی نگاہوں سے ہٹا دیا گیا تھا۔ یہ ساری کارستانی مس مارتھا کی تھی جو جوزف کی قریبی دوست اور روزنامہ جیف کی نیوز رپورٹر تھی۔ بوفی اسے موقع واردات پر دیکھتے ہی سمجھ چکا تھا کہ کل کے اخبار میں یقیناً ایلین کی دلچسپ

کہانی لوگوں کو پڑھنے کو ملے گی۔ مارتھا نے خصوصی طور پر جوزف سے درخواست کی تھی کہ وہ اسے اس کہانی کے حقائق بتائے۔ جوزف نے بھی کسی قدر مرچ مصالحہ لگا کر ایلین کا حملہ بتایا۔ باقی کسر مارتھا نے پوری کر دی۔ اخبار کے اندرونی صفحے پر ایک مکمل فیچر شائع کیا گیا تھا جس میں ایلین کی زمین پر موجودگی اور حملوں کی کہانی کو سنسنی خیز انداز میں پیش کیا گیا تھا۔ ایسی خبر کو پڑھنے کے بعد یقین کرنے کو کسی کا بھی دل نہیں کرے گا۔ یہ خیال مسٹر بوفی کا تھا جو اس بات کے خلاف تھے کہ حقیقت کو سنسنی خیز کہانی بنا کر پیش کرنے سے اس کی سچائی مسخ ہو جاتی ہے اور وہ عالمگیری خطرہ ٹل نہیں جاتا جو ایلین کی موجودگی سے کرۂ ارض کو پیش آنے والا تھا.......!

بچوں کیلئے خوفناک اور سنسنی خیز کہانیاں

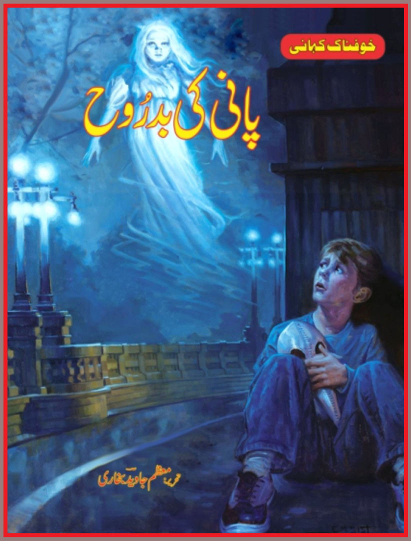

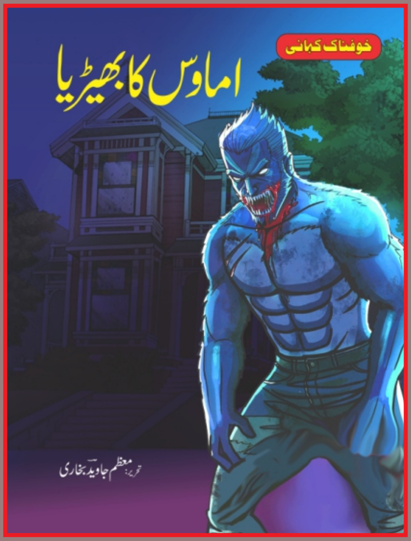

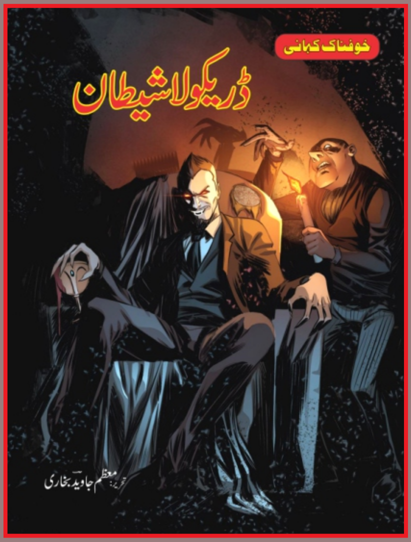

Al-Asad Publications
الاسد پبلی کیشنز
فضل الٰہی مارکیٹ چوک اُردو بازار لاہور
Ph: 042-37224472